بچہ کی آڈوپشن کے بارے فتوی

الحمدللہ و الصلوۃ و السلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں ایک بچہ سے حاملہ ہوں۔ میں اور میرے شوہر یہ چاہتے ہیں کہ جب یہ بچہ پیدا ہوگا اسی وقت ہم اسے اپنے شوہر کی بہن کو دیدیں گے۔ وہ ان کو اپنا دودھ پلائے گی اور اپنا بچہ بنالیں گی۔ بچے کے والد کی جگہ اس بہن کے شوہر کا نام ہوگا۔ اس کے برتھ سرٹیفکیٹ پر بھی ایسا ہی ہوگا۔ کیا یہ شرعاً جائز ہے؟

سائلہ: سسٹر فرام انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق و الصواب

اپنے بچہ کو شوہر کی بہن کی گود دینا جائز ہے اور ان کا بچہ کو دودھ پلانا بھی جائز ہے مگر اس کے اصل والد کی جگہ بہن کے شوہر کو والد بتانا اور سرٹیفکیٹ وغیرہ پر لکھنا بالکل ناجائز و حرام اور قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے جیسا کہ اللہ تعالی قرآن میں فرماتا ہے کہ۔

اُدۡعُوۡھُمۡ لِاٰبَآئِھِمۡ ھُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰہِ ۔ انہیں ان کے اصل باپ ہی کی طرف منسوب کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔

[احزاب: 5]

اور برتھ سرٹیفکیٹ پر اصل والد کا نام ہٹا کر بہن کے شوہر کا نام لکھنا گویا کہ اسے اس کے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا ہے جو کہ ناجائز اور اللہ عزوجل، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت کا موجب ہے۔

جیسا کہ حدیث میں ہے: "مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیۡرِ اَبِیۡهِ فَعَلَیۡهِ لَعۡنَۃُ اللّٰہِ وَالۡمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ لَا یَقۡبَلُ اللّٰہُ مِنۡهُ صَرۡفًا وَّلَا عَدۡلًا"

جو شخص اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے۔ اس پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

(کنز العمال، کتاب الدعوی، باب دعوی النسب ولحاق الولد، الحدیث ۱۵۳۰۹، ج۶، ص۷۸)

دوسری حدیث میں ارشاد ہوا: "من ادعی الی غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام" جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اس پر جنت حرام ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی ۲/ ۶۱۹ /صحیح مسلم کتاب الایمان باب حال من رغب عن ابیہ وھو یعلم ۱/ ۵۷)

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ ۲/ ۳۴۱/سنن ابن ماجہ کتاب الحدود ص ۱۹۱)

فتاوی فیض الرسول میں ہے کہ جب اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرنے والے کے لیے یہ وعید ہے تو جو شخص کسی کو اس کے باپ کے سوا کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے تو وہ بدرجہ اولی اس وعید کا مستحق ہے۔

[فتاوی فیض الرسول ج2 ص714]

لہذا آپ اپنا بچہ ان کی گود میں دے سکتے ہیں مگر سرٹیفکیٹ وغیرہ پر اس کے اصل والد ہی کا نام لکھا جائے اور بچہ کو بھی اصل والد کی طرف ہی منسوب کیا جائے۔

واللہ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Questioner – Sister form England

What do the Scholars of the mighty shari'ah say regarding this case; I am pregnant with a child and as soon as the child is born, my husband and I would like to give the child to my husband's sister. She will breastfeed the child and make the child her own. In place of the child's father, the sister's husband's name will be added and it will also be like this on the child's birth certificate. Is this allowed in shari'ah?

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق و الصواب

Giving your child to your husband's sister to adopt is allowed and her breastfeeding the child is also allowed. However in place of the child's original father, using the sisters' husband's name and writing this on the birth certificate etc. is absolutely not allowed, haram and against the teachings of the Quran. As Allah (عَزَّوَجَلَّ) states in the Qur'ān:

"**Call them with their actual fathers' names – this is more suitable with Allah"**
[Surah Ahzāb, 5]

Removing the original fathers name from the birth certificate and writing the sister's husband name is as though the child is being ascribed to someone other than the actual father; this is not allowed and deserving of the curse of Allah, the Angels and the whole of mankind.

As it is stated in the hadith – "Whosoever leaves his own father and ascribes himself to another, on this person is the curse of Allah (عَزَّوَجَلَّ), Angels and the whole of mankind; Allah (عَزَّوَجَلَّ) will not accept his superogatory deeds nor his obligatory deeds."

(کنز العمال، کتاب الدعوی، باب دعوی النسب ولحاق الولد، الحدیث ۱۵۳۰۹، ج۶، ص۷۸)

In the second hadith it is stated – "Whoever ascribes themselves to someone other than their own father; paradise is haram upon this person"

(صحیح البخاری کتاب المغازی ۲/ ۶۱۹ /صحیح مسلم کتاب الایمان باب حال من رغب عن ابیه وهو یعلم ۱/۵۷)
(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیه ۲/ ۳۴۱/سنن ابن ماجه کتاب الحدود ص ۱۹۱)

It is stated in Fatāwā Faiz al-Rasūl when this is the warning for someone who relates themselves to someone other than their own father; then more deserving of this warning is that person who ascribes someone else to a person other than that person's own father (Fatāwā Faiz al-Rasūl Volume 2, Page 714).

Therefore you can give your child into your sister's custody, however the certificate etc. should have the original fathers name written and the child should also be ascribed to the original father.

واللہ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
Answered by Abu'l Hasan Mufti Qasim Zia al-Qādrī